کمیٹی ایڈمن کمیٹی کی رقم اپنے استعمال میں لا سکتا ہے؟

مجیب: ابوالفیضان عرفان احمد مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9184

تاریخ اجراء: 23 جمادی الاولیٰ 1446ھ / 26 نومبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جس شخص کے پاس کمیٹی کی رقم جمع ہو، کیا وہ کمیٹی کی رقم کو اپنے ذاتی استعمال میں لا سکتا ہے؟ جبکہ کمیٹی نکلنے کے وقت تمام استعمال کی ہوئی رقم کمیٹی کی رقم میں شامل کر دے گا۔ اس بارے میں تفصیلاً رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

سوال کا جواب جاننے کے لیے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کمیٹی ایڈمن یعنی رقم جمع کرنے والے کے پاس کمیٹی کی جمع شدہ رقم کی حیثیت کیا ہے؟ یہ حیثیت دو صورتوں میں متعین ہوتی ہے:

(1) قرض (2) امانت

رقم کی حیثیت کی وضاحت:

قرض کی صورت: اگر کمیٹی ممبران کی طرف سے ایڈمن کو صراحتاً یا دلالتاً یہ اجازت دی گئی ہو کہ وہ جمع شدہ رقم کو اپنے استعمال میں لا سکتا ہے، تو ایسی صورت میں یہ رقم قرض شمار ہو گی۔

امانت کی صورت: اگر صراحتاً یہ طے ہو کہ جمع شدہ رقم بعینہ محفوظ رکھی جائے گی اور ایڈمن اسے اپنے استعمال میں نہیں لائے گا، تو یہ رقم امانت شمار ہو گی۔

عرف کا اعتبار: اگر امانت یا قرض ہونے کی صراحت نہ کی گئی ہو تو شریعتِ مطہرہ کا اصول یہ ہے کہ پھر عرف کو دیکھا جائے گا۔

- اگر عرف یہ ہو کہ لوگ رقم کو استعمال کی اجازت کے ساتھ جمع کرواتے ہیں، تو رقم قرض شمار ہو گی، جیسا کہ عام طور پر مارکیٹوں میں چلنے والی کمیٹیاں۔
- اگر عرف یہ ہو کہ رقم بعینہٖ محفوظ رکھی جاتی ہے، جیسا کہ گھروں میں چلنے والی بعض چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں، تو ایسی صورت میں یہ رقم امانت ہو گی۔

تمہیدی گفتگو سمجھنے کے بعد نفسِ مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ:

اگر ایڈمن کے پاس کمیٹی کی جمع شدہ رقم کی حیثیت قرض کی ہو یا وہاں کا عرف یہ ہو کہ لوگ استعمال کی اجازت کے ساتھ جمع کرواتے ہوں تو ایسی صورت میں ایڈمن کمیٹی کی رقم ذاتی استعمال میں خرچ کر سکتا ہے اور قرض خواہ اس سے مطالبہ کا پورا حق رکھتا ہے اور قرض میں مطالبہ کے وقت مثلی چیز کو ادا کرنا لازم ہوتا ہے، لہٰذا ممبران کے مطالبہ کی صورت میں ایڈمن پر اتنی رقم واپس کرنا لازم ہو گا۔

اور اگر ایڈمن کے پاس کمیٹی کی رقم بطورِ امانت ہو یا وہاں کا عرف یہ ہو کہ لوگ بعینہٖ وہی رقم محفوظ رکھنے کے لیے جمع کرواتے ہوں، جیسا کہ بعض گھروں میں ڈالی جانے والی کمیٹیوں میں ایسا ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں ایڈمن کو کمیٹی کی رقم خرچ کرنے کی اجازت نہیں، اگر خرچ کرے گا، تو امانت میں خیانت کرنے کی وجہ سے اس پر تاوان لازم ہو گا۔

قرض کی تعریف کے متعلق تنویر الابصار، در مختار اور رد المحتار میں ہے: "ما تعطیه من مثلی لتتقاضاه (کان علیه أن یقول لتتقاضی مثله) خرج نحو ودیعة وهبة أی خرج ودیعة وهبة (ونحوهما کعاریة وصدقة، لأنه یجب رد عین الودیعة والعاریة ولا یجب رد شیء فی الهبة والصدقة)" یعنی شرعاً قرض یہ ہے کہ آپ کسی کو مثلی مال (رقم، غلہ، وغیرہ) اس طور پر دیں کہ بعد میں آپ اسی کی مثل واپس لیں گے، اس تعریف سے ودیعت (امانت)، ہبہ (گفٹ)، عاریت اور صدقہ نکل گئے، کیونکہ ودیعت اور عاریت میں تو بعینہٖ چیز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے اور ہبہ وصدقہ میں کچھ بھی لوٹانا واجب نہیں ہوتا۔ (رد المحتار علی الدر مختار، کتاب البیوع، فصل فی القرض، جلد 7، صفحہ 406-407، مطبوعہ کوئٹہ)

امانت کی تعریف در مختار میں یوں بیان کی گئی ہے: "تسلیط الغیر علی حفظ ماله صریحا أو دلالة۔۔۔ (و رکنها الإیجاب صریحا) کأودعتک۔۔۔ (أو فعلا) کما لو وضع ثوبه بین یدی رجل ولم یقل شیئا فهو إیداع (والقبول من المودع صریحا) کقبلت (أو دلالة) کما لو سکت عند وضعه فإنه قبول دلالة کوضع ثیابه فی حمام بمرأی من الثیابی" ملتقطاً ترجمہ: کسی کو صراحتاً یا دلالۃً اپنے مال کی حفاظت پر

مسلط کرنا ودیعت کہلاتا ہے۔ اس کا رکن ایجاب ہے، خواہ وہ صراحتاً ہو، جیسے یوں کہا کہ میں نے تمہیں ودیعت دی یا عمل سے ہو، جیسے کسی نے اپنا کپڑا دوسرے کے سامنے رکھ دیا اور کچھ نہ کہا، تو یہ ودیعت رکھنا ہے اور ودیعت کا دوسرا رکن مودع (جس کی حفاظت میں چیز دی گئی) کی طرف سے قبول کرنا ہے، خواہ قبول کرنا صراحتاً ہو، جیسے میں نے قبول کیا یا دلالۃً ہو، جیسے کسی نے اس کے سامنے چیز رکھی اور یہ خاموش رہا، تو یہ خاموش رہنا دلالۃً قبول ہے، جیسے حمام میں جامہ دار (لباس کے ایڈمن) کے سامنے کپڑے رکھنا۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الایداع، جلد8، صفحہ526، مطبوعہ کوئٹہ)

امانت میں خیانت کرنا، منافقت کی علامت ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے: "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "آیۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان" ترجمہ: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں: (1) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (2) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (3) جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، جلد01، صفحہ56، مطبوعہ کراچی)

اور امانت امین کی تعدی سے ہلاک ہو جائے یا امین خود ہی امانت کو ہلاک کر دے، تو وہ غاصب ہے اور اس پر تاوان لازم ہو جاتا ہے، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: "اگر دعوٰی استہلاک کا تھا یعنی اتنا زیور اسے عاریۃً دیا تھا اس نے تلف کر دیا تو اب یہ بعینہ دعوی غصب ہے اور اس کا حکم وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا: وذلک لان الامانات تنقلب مضمونات بالتعدی والامین یعود بہ غاصبا، یعنی یہ تاوان اس لئے ہے کہ امانتیں تعدی کی وجہ سے مضمون ہو جاتی ہیں اور امین اس تعدی کی وجہ سے غاصب ہو جاتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد18، صفحہ411، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم